Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

خطبہ نمبر — ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی — قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۰ محرم ۱۳۹۲ھ، ۲۶ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش، ۲۶ فروری ۱۹۷۲ء | نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۴ تبلیغ کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ -

احباب حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں -

---

ربوہ ۲۵ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

سر میں درد کی شکایت ہے - ویسے عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب بہتر ہے -

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ کیلئے بھی التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے - آمین

اعلانِ تعطیل

۲۶ فروری کو یوم عاشورہ کی وجہ سے ملک میں عام تعطیل ہے - ڈاکخانہ بھی بند رہے گا - اس لئے ۲۷ فروری کا الفضل شائع نہیں ہوگا - قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں -

(مینیجر الفضل)

مجالس انصار اللہ کیلئے ضروری ہدایات

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری ہدایات برائے سال ۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء بذریعہ ڈاک تمام مجالس کو ارسال کر دی گئی ہیں - جن مجالس کو ہدایات کی یہ کاپی نہ ملی ہو وہ فوری طور پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو لکھ کر دوبارہ منگوالیں اور ان کے مطابق نئے عزم کے ساتھ کام شروع فرماویں -

ان ہدایات میں قیادت وار تفصیل کے علاوہ شروع میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ کی طرف سے مجالس کے نام نئے سال کا پیغام بھی ہے - زعماء / زعمائے اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ سب اراکین کو اسے پڑھ کر سنا دیں -

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ دنیا میں فساد نہیں چاہتا بلکہ وحدت پھیلانا چاہتا ہے

جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے اور ظلم یا خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے

"خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے - مَیں اس وقت بُرے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا - قرآن شریف میں اوّل سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکامِ الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں - خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں - اللہ تعالیٰ دُنیا میں وحدت پھیلانا چاہتا ہے - لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے، وہ وحدت کا دشمن ہے - جب تک یہ بدخیال دل سے دُور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے - اس لئے اِس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا -

تقویٰ کیا ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا - خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابرار کے لئے پہلا انعام شربت کافوری ہے - اِس شربت کے پینے سے دل بُرے کاموں سے ٹھنڈے ہو جاتے ہیں - اس کے بعد اُن کے دلوں میں بُرائیوں اور بدیوں کے لئے تحریک اور جوش پیدا نہیں ہوتا - ایک شخص کے دل میں یہ خیال تو آجاتا ہے کہ یہ کام اچھا نہیں - یہاں تک کہ چور کے دل میں بھی یہ خیال آہی جاتا ہے مگر جذبۂ دل سے وہ چوری بھی کر ہی لیتا ہے - لیکن جن لوگوں کو شربت کافوری پلا دیا جاتا ہے اُنکی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ اُنکے دل میں بدی کی تحریک ہی پیدا نہیں ہوتی بلکہ دل بُرے کاموں سے بیزار اور متنفّر ہو جاتا ہے، گناہ کی تمام تحریکوں کے مواد دبا دیئے جاتے ہیں یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل کے سوا میسّر نہیں آتی - جب انسان دُعا اور عقدِ ہمّت سے خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرتا ہے اور اپنے نفس کے جذبات پر غالب آنے کی سعی کرتا ہے تو پھر یہ سب باتیں فضلِ الٰہی کو کھینچ لیتی ہیں اور اُسے کافوری جام پلایا جاتا ہے -"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۳)

احمدی ڈاکٹر توجہ فرمائیں

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اُس نے اپنے پیارے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جاری فرمودہ نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کو اپنوں اور غیروں میں بے پناہ مقبولیت دی ہے - نائیجیریا، غانا، سیرالیون اور گیمبیا میں ۱۴ ڈاکٹروں نے کام شروع کر دیا ہے -

ان ڈاکٹروں کے شاندار نتائج کو دیکھتے ہوئے افریقہ سے مزید ڈاکٹروں کا مطالبہ بڑی شدت سے ہو رہا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش ہے کہ اب وہاں ایسے ڈاکٹر بھجوائے جائیں جو ایم - بی - بی - ایس ہوں اور سرجری کا کچھ تجربہ بھی رکھتے ہوں -

پس ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جہاں بھی ہوں، اندرون پاکستان یا بیرون پاکستان وہ اپنے کوائف سے فوراً ہمیں اطلاع دیں اگر بیرون پاکستان رہنے والے ڈاکٹروں کے رشتہ دار ہمیں ان کے ایڈریس بھجوا دیں تو ہم اُن کے ممنون ہوں گے -

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۰ تبلیغ ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتحِ مبین کی آئینہ دار عظیم قربانی

اللہ تعالیٰ کی یہ بھی ایک سنت ہے کہ اپنے جن بندوں کو وہ قرب کا نمونہ بنانا چاہتا اور خلق کی ہدایت کا تمغہ عطا کرنا چاہتا ہے ان پر وہ ابتلاء اور انعام ہر دو طرح کے زمانے لاتا ہے تاکہ عُسر اور یُسر ہر دو حالتوں میں ان کے اخلاقِ فاضلہ دنیا پر آشکار ہوں اور اس طرح وہ ہر حالت میں لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا موجب بنیں۔ ایسے اخص بندوں پر ہر دو قسم کی حالتوں کے وارد ہونے کی اہمیت اور غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ان لوگوں کے قویٰ دو قسم کے موقعوں پر اظہار پذیر ہوتے ہیں۔۔۔ کیونکہ یکطرفہ کارروائی قابلِ اعتماد نہیں ہوتی۔ ممکن ہے کہ ایک شخص جس نے بچپن سے خوشحالی اور آرام اور آسائش کے سوا کچھ دیکھا ہی نہیں اس کے قویٰ کا پورا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرا جو بچپن سے غربت کی مار اور بدحالی میں مبتلا رہا ہے اُسکے قویٰ کا بھی پورا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ کسی شخص کے اخلاقِ فاضلہ اور اُس کے خُلق کے متعلق اس کے حالات کا اندازہ تب ہی ہو سکتا ہے جب اُس پر انعام و ابتلاء ہر دو طرح کے زمانے آچکے ہوں" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۹۴)

البتہ کبھی ابتلاء کا زمانہ پہلے آتا ہے اور انعام کا بعد میں، اور کبھی وہ انعام کے مورد پہلے بنتے ہیں اور ابتلاء کے بعد میں۔ جب ابتلاء کا زمانہ پہلے آئے اور انعام کا بعد میں تو ایسی صورت میں بالآخر ایسے اخص بندوں کی مقبولیت کا پھیلنا یقینی ہوتا ہی ہے۔ لیکن اگر انعام کا زمانہ پہلے آنا مقدر ہو اور ابتلاء کا آخر میں تو بھی مشکلات و مصائب اور شدید قسم کی تکالیف اور ایذاء کے باوجود ان کی مقبولیت پھیل کر رہتی ہے۔ اگر آخر دم تک تکلیف اور ایذاء کا سلسلہ ختم نہ ہو اور انہیں خدا کی راہ میں جامِ شہادت بھی نوش کرنا پڑے تو خدا تعالیٰ اُن کی مقبولیت کو اور بھی چار چاند لگا دیتا ہے اور وہ غیر معمولی قبولیت ان کے لئے بجائے خود ایک عظیم الشان انعام اور اِس امر کا ایک بیّن ثبوت ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں قُرب کا نمونہ ہی نہیں بنایا بلکہ خلق کی ہدایت کا ایک تمغہ بھی عطا فرمایا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے اُن اخص بندوں میں سے تھے، جن پر انعام کا زمانہ پہلے آیا اور ابتلاء کا بعد میں۔ اور ہر دو زمانوں میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ قُربت کا نہایت شاندار اور قابلِ تقلید نمونہ پیش فرمایا۔ بالخصوص آخری زمانہ میں جب خدائی مقدرات کی رُو سے انتہائی صبر آزما ابتلاء سے آپ کو اور آپ کے خاندان کو دوچار ہونا پڑا تو آپؓ نے حق کی سربلندی کی خاطر کمال درجہ جرأت و شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بطیبِ خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کر دکھائی۔ بظاہر آپ پر اور آپ کے خاندان پر وحشیانہ مظالم ڈھانے والے کامیاب رہے اور آپ کو خالص دنیوی نقطۂ نگاہ سے اُس وقت بظاہر ناکامی سے دوچار ہونا پڑا لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی اِس عظیم قربانی کو قبول فرماتے ہوئے آپ کو وہ قبولیت عطا فرمائی کہ دنیا آپ پر انسانیت سوز مظالم ڈھانے والے نام نہاد فاتح پر اُس وقت سے ہی نفرین اور بیزاری کا اظہار کرتی اور آپ کی یاد پر محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کرتی چلی آرہی ہے اور قیامت تک کرتی چلی جائے گی۔ اِس عظیم قربانی کے نتیجہ میں آپ کو قیامت تک قائم رہنے والی جو مقبولیت حاصل ہوئی وہ اِس امر کا ایک درخشندہ ثبوت ہے کہ کربلا کے میدان میں فتح حضرت امام حسینؓ کے حصہ میں آئی اور ذلّت و خواری کی آئینہ دار عبرتناک شکست جو یزید کا مقدر تھی وہ اُسے مل کر رہی۔ آپ کو ملنے والی اِس فتحِ مبین کی لازوال عظمت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اُس وقت کون کہہ سکتا تھا کہ ساری دنیا میں امام حسینؓ کی عزت پھر قائم ہوگی، اُس وقت کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا کہ یزید کو لوگ گالیاں دیا کریں گے۔ مگر آج نہ صرف تمام اُس علاقہ میں جہاں پہلے امام حسینؓ کو گالیاں دی جاتی تھیں بلکہ دوسرے علاقوں میں بھی (کیونکہ بعد میں اسلامی حکومت اور بھی وسیع ہو گئی تھی گو وہ ایک بادشاہ کے ماتحت نہ رہی) سب جگہ یزید کو گالیاں دی جاتی ہیں اور حضرت امام حسینؓ کی عزت کی جاتی ہے۔ آپ ایک برگزیدہ انسان تھے اور حق کی خاطر کھڑے ہوئے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی دی۔ بظاہر دشمن یہ سمجھتا ہوگا کہ اُس نے آپ کو شہید کر دیا مگر آج یزید دنیا میں واپس آئے (اگرچہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں کہ مُردے دنیا میں واپس آئیں)۔ تو کیا تم میں سے کوئی یہ خیال کر سکتا ہے کہ وہ یزید ہونے کو پسند کریگا۔ جس دن حضرت امام حسینؓ شہید ہوئے وہ کس قدر غرور اور فخر کے ساتھ اپنے آپ کو دیکھتا ہوگا اور اپنی کامیابی پر کسقدر نازاں ہوگا، لیکن آج اگر اُسے اختیار دیا جائے کہ وہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہے یا یزید کی جگہ تو وہ بغیر ایک لمحہ توقف کے کہہ اُٹھے گا کہ میں دس کروڑ دفعہ امام حسینؓ کی جگہ کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔ غرض کسی اَور سے فیصلہ کرانے کی ضرورت نہیں اگر یزید خود آئے تو اُس کا اپنا فیصلہ بھی یہی ہوگا" (الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

الغرض کربلا کے میدان میں شہادتِ عظمیٰ کے ذریعہ حضرت امام حسینؓ کو بظاہر شکست کھا جانے کے باوجود ایسی فتحِ مبین نصیب ہوئی جو قیامت تک قائم و دائم رہنے والی ہے اور جو قیامت تک حق و صداقت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے پر حق پرستوں کو ابھارتی رہے گی۔ اُس وقت گو یزید کو میدانِ جنگ میں فتح حاصل ہوئی لیکن یہ فتح جسمانی اور مادی فتح ہونے کے باعث جلد ہی ختم ہو گئی لیکن حضرت امام حسینؓ کو جو فتحِ مبین نصیب ہوئی وہ قلوب پر فتح کی آئینہ دار تھی جو آج تک نوعِ انسانی کے قلوب کو مسخر کرتی چلی آرہی ہے اور قیامت تک مسخر کرتی چلی جائے گی ۔

ذوقِ سفر

کہاں کہاں رہگذر پہ روشن چراغِ ذوقِ نظر ہیں یارو
ہمیں بھی دو کچھ نشانِ منزل کہ ہم بھی اہلِ سفر ہیں یارو

ہمارے سینے کی دھڑکنوں سے جو لے سکو تو پیام لے لو
شبِ سیہ کے حسین تاروں میں مثلِ قلب و جگر ہیں یارو

ہماری ہستی نے ہر کسی کو بس اِک نیا طرزِ فکر بخشا
کسی کے دل کے سکوں کا مرکز کسی کا ہم دردِ سر ہیں یارو

عجیب سی کشمکش میں اُلجھے ہُوئے ہیں عقل و خرد کے شیدا
کہ آج اہلِ جنوں ہی سارے جہاں میں اہلِ ہُنر ہیں یارو

اُنہیں کی قسمت چمک اُٹھی ہے وہی تو سدرہ نشیں بنے ہیں
جو اُن کے در پہ پڑے ہوئے ہیں وہی تو اب سنگِ در ہیں یارو

جو راہ میں قافلے سے کٹ کر مثالِ خاشاک اُڑ گئے ہیں
اُنہیں، اور آسودگیٔ منزل؟ وہ کسقدر بے خبر ہیں یارو

ہمیں زمانے کی گردشوں سے گزند کیسے پہنچ سکیگا
کہ ہم کسی عرش آشنا کی دعائے شام و سحر ہیں یارو

بنا گئے ہیں جو ہم کو راہِ سلوک ہم اُس پہ چل رہے ہیں
دکھا گئے جو محاذ ہم کو ہم اُسپہ سینہ سپر ہیں یارو

جو نور ہی نور بن کے آئے عمل کی راہوں کو جگمگانے
اُنہیں کے نقشِ قدم ہمارا سکونِ ذوقِ سفر ہیں یارو

کریدنے سے گریز کیجے بھڑک اُٹھے گی وگرنہ دنیا
ہم اِس زمانے کی راکھ میں اِک دبا ہوا سا شرر ہیں یارو

کسی کے حسنِ نظر کی کرنیں سجا رہی ہیں جبیں ہماری
کبھی تو ہم ہیں شفق کی سُرخی کبھی تو رنگِ سحر ہیں یارو

نسیم ہی کچھ حقیر سا ہے تمہاری اِس انجمن میں ورنہ
یہاں تو سب لوگ باثر ہیں یہاں تو سب معتبر ہیں یارو

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الفطر

حقیقی عید یہ ہے کہ ہم بنی نوع انسان کی خدمت کریں اور ہمارے اعمال میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے نظر آئیں

تاکہ

دوسرے لوگ بھی اس طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں اور اسلام دنیا میں غالب آئے

درمیان میں ابتلاء آتے رہتے ہیں لیکن ہماری دعا اور کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ یہ ٹھوکر کا موجب بننے کی بجائے شیطان کی شکست کا موجب بنیں

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ یکم فتح ۱۳۴۹ ہش (یکم دسمبر ۱۹۷۰ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ۔ مکرم یوسف سلیم صاحب۔ انچارج شعبہ زودنویسی ربوہ)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"سب بھائیوں اور سب بہنوں کو عید مبارک ہو"

اس عید کا

عبادات رمضان سے بہت گہرا تعلق ہے۔ رمضان کے مہینے کی دو بنیادی خصوصیتیں یہ ہیں۔ (ویسے ان کے علاوہ اور بھی خصوصیات ہیں۔ لیکن دو بنیادی خصوصیات میں سے) ایک یہ ہے کہ ماہ رمضان کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے۔ اور دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس ماہ رمضان کا تعلق ان انتہائی قربانیوں کے ساتھ ہے جو ایک انسان اپنے رب کے حضور پیش کرتا ہے۔

جہاں تک لیلۃ القدر کا تعلق ہے اصلی اور

حقیقی لیلۃ القدر

تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی وہ اندھیری رات تھی جسے اس نورِ مجسم نے ہر پہلو سے روشنی میں تبدیل کر دیا اور ظلمت کا کوئی نشان باقی نہیں چھوڑا۔ بنی نوع انسان کے لئے نور ہی نور مہیا بھی کر دیا اور اس کا حصول ممکن بھی بنا دیا۔ باقی جو امت محمدیہ کی اور بہت سی ایسی راتیں ہیں جو قدر اور فیصلے کی راتیں ہیں، یہ تو اظلال ہیں اسی عظیم لیلۃ القدر کے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتی ہے اور جو آپ ہی کا حق تھا۔

لیلۃ القدر کے معنے لغت نے بھی یہی کئے ہیں کہ ایسی رات جس میں امور مخصوصہ کا فیصلہ کیا جائے۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی نوع انسان پر سب سے اندھیری رات میں جن عظیم اور مخصوص امور کا فیصلہ کیا گیا، وہ یہ تھا کہ تمام اقوامِ عالم کو ہر خطہ ارضی پر بسنے والے

بنی نوع انسان کو ایک وحدت

میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے رشتوں سے باندھ کر اللہ تعالیٰ کے قدموں میں اکٹھا کر دیا جائے گا اور اسی طرح بنی نوع انسان کی عزت اور اس کے شرف کے قیام کا انتظام کیا جائے گا۔

کامل اور مکمل شکل میں جو تعلیم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ شرف کا اور عزت کا سامان لے کر آئی ہے۔ اس نے کسی کے ساتھ بخل نہیں کیا۔ بلکہ اس نے سفید کو بھی اور گندمی اور کالے رنگ والے کو بھی یہ کہا، پڑھے ہوئے کو بھی اور علم میں پسماندہ کو بھی یہ کہا کہ اگر تم اس دنیا میں اور اس دنیا میں

حقیقی عزت اور شرف

حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھو اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔

پس لیلۃ القدر میں اصل تو یہ فیصلہ تھا اور دوسرے یہ فیصلہ تھا اور اس کی علامت یہ بتلائی گئی تھی کہ انسان چونکہ کمزور ہے اور اپنے زور اور طاقت سے کچھ نہیں کر سکتا اس لئے اسے اپنے رب سے تعلق پیدا کر کے طاقت اور قدرت حاصل کرنی پڑے گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت جس پر یا جن پر نازل ہوگی وہ فرشتوں کے ذریعہ سے نازل ہوگی اور جب انسان اپنے رب سے تعلق کو قائم کر لے گا تو پھر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ

آسمان سے فرشتے

اُن پر نازل ہوں گے وہ ان کے لئے بشارتوں کے سامان لے کر آئیں گے۔ وہ ان کے لئے تسکینوں کے سامان لے کر آئیں گے وہ ان کے لئے اطمینان اور بے خوفی کا پیغام لے کر آئیں گے۔ وہ ان کے لئے اپنے ہاتھ میں مدد اور نصرت کے جھنڈے پکڑ کر آسمان سے زمین پر اتریں گے۔ قرآن کریم نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ لیکن کس پر اور کب اتریں گے، اس کا تعلق بھی رمضان سے ہے۔

میں نے جو دوسری بات بتائی ہے یعنی ایک تو رمضان کا تعلق لیلۃ القدر سے ہے اور رمضان کا دوسرا تعلق انتہائی قربانیوں سے ہے اور جیسا کہ ہمیں پتہ ہے پانچ مختلف اور

بنیادی عبادتوں

کا تعلق رمضان سے ہے اور ان میں سے ایک اپنے بھائیوں کے ساتھ انتہائی طور پر ہمدردی کا سلوک کرنا ہے اور خود کو تکلیف میں ڈال کر اپنے بھائی کی تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے یعنی

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ (البقرہ: ۳)

کی رو سے انسان کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اس کو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے پانی کی طرح بہا دیتا ہے۔ اپنا وقت بھی خرچ کرتا ہے۔ اپنا آرام بھی قربان کرتا ہے۔ اپنا مال بھی دیتا ہے اور اپنی طرف سے اس بات کی انتہائی کوشش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اپنی غلطیوں کی وجہ سے جب کسی ابتلاء میں پڑے تو اللہ تعالیٰ کے بندے (یعنی ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اس کے عاجز بندے ہیں) اپنے بھائیوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے

ہر قسم کی قربانی

دے دیں گے۔ مگر ہر قسم کی قربانی دی نہیں جا سکتی۔ جب تک

اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت اور اس کے فضل اور رحمت کو اسی کے فضل اور رحمت سے حاصل نہ کیا جائے۔ کیونکہ انسان کا کہیں بھی زور نہیں چلتا۔

پس رمضان المبارک کے ساتھ ایک تو لیلۃ القدر کا تعلق ہے اور دوسرے رمضان کے ساتھ انتہائی قربانیوں کا تعلق ہے اور اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایک اور لیلۃ القدر مقرر کر دی ہے۔

میں نے بتایا تھا کہ اصل اور حقیقی لیلۃ القدر کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ہے۔ اُس وقت آسمانوں پر بنی نوع انسان کے لئے کچھ فیصلے کئے گئے تھے جن میں بنیادی فیصلہ یہ تھا کہ انسان کی عزت اور شرف کو بہت بلند کیا جائے گا۔ اس کو یہ موقع میسر آئے گا کہ وہ پہلوں کی نسبت زیادہ تر معرفت حاصل کرے اور زیادہ بصیرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی صفات کو پہچانے اور اُس حسن و احسان کے نور سے حصہ لے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسان کو ایک کامل اور مکمل تعلیم دے دی گئی ہے۔ پہلوں کو ایسی تعلیم نہیں دی گئی تھی۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے ساتھ ایسی کامل تعلیم انسان کو دی گئی۔ اس سے ہمیں یہ پتہ لگتا ہے کہ انسانی شرف کی بلندی کے لئے

دو زمانے مقدّر

تھے۔ ایک وہ زمانہ جب لیلۃ القدر میں یہ فیصلہ ہوا کہ پہلی تین صدیوں میں اُس وقت کی معروف دنیا میں انسانوں کو زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا جائے گا اور دوسرا اسی لیلۃ القدر میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے بروز کے ذریعہ تمام اقوام عالم کو پھر اٹھایا جائے گا۔ اُن کو زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا جائے گا۔

ہم

احمدیوں کی عید

اس بات میں مضمر ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ اسی کے بتائے ہوئے طریق پر اس کی بشارتوں کو حاصل کریں اور بنی نوع انسان کی خدمت میں اس طرح لگ جائیں کہ ہمارے مخالف جو ہمیں گالیاں دیتے اور ایذا رسانی کے منصوبے باندھتے ہیں تاہم اپنے کام میں اتنے محو ہو جائیں کہ ہم اُن کی طرف متوجہ ہی نہ ہوں۔ ہمیں اُن سے کیا سروکار۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک رستہ پر چلایا ہے۔ اس رستہ پر چل کر بنی نوع انسان کی انتہائی خدمت کرنی چاہیئے تاکہ آنے والی تاریخ اس بات کی شہادت دے کہ جماعت نے بنی نوع انسان کی خدمت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ دنیا میں سے جس کسی نے جہالت سے اس (یعنی جماعت احمدیہ) سے دشمنی کی اور اس کے خلاف ہر قسم کے منصوبے بنائے، جماعت احمدیہ نے اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کے حق میں اللہ تعالیٰ کے پیار کے نتیجہ میں بھلائی اور خیر اور

نیکی کے منصوبے

بنائے کیونکہ یہی کام تھا جو اُن کے سپرد کیا گیا تھا اور اسی کام میں وہ اتنے محو تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے ایک عید کے بعد دوسری عید اور دوسری عید کے بعد تیسری عید مقرر کر دی۔

پس ہم خوش ہیں کیونکہ ہمارے لئے حقیقی عید میسر ہے۔ ہمارے لئے یہ مقدر ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا میں اس دنیا کی خوشیوں کو بھی حاصل کریں۔ ہماری خوشی اس بات میں نہیں کہ ہم نے اچھے کپڑے پہنے۔ ہماری خوشی اس بات میں بھی نہیں کہ ہم نے اچھا کھانا کھایا ہماری خوشی اس بات میں بھی نہیں کہ ہم اپنے دوستوں کی مجلس میں بیٹھے اور ہم نے خوب گپیں ماریں۔

ہماری خوشی

تو دراصل اس بات میں ہے کہ ہم نے اچھا اس لئے پہنا کہ ہمارے خدا نے فرمایا تھا کہ میں نے تمہارے اوپر بڑا انعام کیا ہے۔ اس لئے آج تم اچھا پہنو۔ ہماری خوشی اس بات میں ہے کہ ہمارے خدا نے فرمایا تھا کہ آج تم خوب کھاؤ اور خوش رہو۔

ویسے خوب کھاؤ کا مطلب اسراف کرنے کا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

کہ یہ جو طیّبات ہیں یہ کھاؤ اور میں کہتا ہوں کہ کھاؤ۔ چونکہ ہمارا رب ہمیں فرماتا ہے کہ کھاؤ اس لئے ہم کھاتے ہیں اور ہم خوش ہیں اور ہمارا رب کہتا ہے کہ میرے نام کا ذکر کرنے کیلئے بشاشت اور مسرّت اور خوشی ڈھونڈنے کے لئے آپس میں بیٹھو اور نیکی کی باتیں کرو اور

ہماری مجلسوں میں

نیک باتیں ہی ہونی چاہئیں۔ جب تک ایسی نیک باتیں ہوتی رہیں گی حقیقی خوشی میسر آتی رہے گی اور یہ ہمارے رب کے نزدیک بھی اچھی چیز ہے اور ہمارے لئے بھی خوشی کی بات ہے۔

پس اس لیلۃ القدر (جس کو دنیا بھی سمجھتی ہے) چودہ سو سال گذر گئے اور اس کے فیصلے قیامت تک جاری ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آج اسی لیلۃ القدر کا یہ فیصلہ پھر اس دنیا میں جاری فرمایا ہے کہ میں اسلام کو تمام ادیانِ عالم پر غالب کروں گا اور تمام اقوامِ عالم کو قرآن کریم کے نور کے ذریعہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں عزت اور شرف کا مقام دوں گا۔ دوسری طرف ہمیں فرمایا کہ میرے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے انتہائی قربانی دو۔ ایسی قربانی جس کی طرف رمضان اشارہ کر رہا ہے۔ پھر تم میری تقدیر کو پورا کرنے والے اور میری رضا کو حاصل کرنے والے بن جاؤ گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس یہ ہے

ہماری عید

کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انتہائی خادم بندے بنیں اور اپنے ربّ کا رنگ، اس رحمان کا رنگ اس رحیم کا رنگ اور اس مالکِ یوم الدین کا رنگ اپنے اوپر چڑھائیں اور دنیا کو بتائیں کہ اللہ تعالیٰ کن صفاتِ حسنہ کا مالک ہے۔ ہمارے وجود اور ہماری ہستی اور ہمارے اعمال میں دنیا کو اللہ تعالیٰ کی صفات کے جلوے نظر آئیں تاکہ دنیا یہ سمجھے اور اس بات کی معرفت حاصل کرے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کس قسم کے پیار کا سلوک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ وہ بھی اس طرف متوجہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ اسلام غالب آئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت انسان کے دل میں بیٹھ جائے اور وہ فیصلہ جو اس زمانہ کے متعلق لیلۃ القدر میں ہوا تھا، وہ پورا ہو۔ ہمارے لئے اور ہمارے دوسرے بھائیوں کے لئے بھی حقیقی عید کا دن چڑھے اور یہ دن ہمیشہ قائم رہے یہاں تک کہ پھر انفرادی بھی اور اجتماعی بھی دونوں طرح سے قیامت آ جائے۔ کیونکہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے لئے تو گویا قیامت آ گئی اور اسی کے لئے انجام بخیر ہوتے ہیں۔ بیچ میں ابتلاء آتے ہیں لیکن یہ ابتلاء ہماری ٹھوکر اور شیطان کی فتح کا باعث نہ نہیں بلکہ یہ ابتلاء ہمارے

ایمان کی زیادتی

اور شیطان کی شکست کا باعث بنتے چلے جائیں۔ یہ عید کا دن جو اسلام پر چڑھا ہے، یہ کبھی شیطانی اندھیروں کی رات میں تبدیل نہ ہو خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر بنی نوع انسان کے لئے انتہائی محبت کا اظہار کریں اور ہم اس محبت میں بنی نوع انسان کی خاطر اور ان کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے انتہائی قربانیاں دینے والے ہوں۔ اور ہمیں حقیقی خوشیاں (یعنی عید کی خوشیاں جنہیں دنیا اس وقت پہچانتی نہیں۔ اس عید کی حقیقی خوشیاں) میسر آئیں اور میسر رہیں۔ اللھم آمین۔

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:-

اب میں دعا کراؤں گا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انسان پر رحم فرمائے اور جس مقصد کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے اسے اس مقصد کی معرفت نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُس نور اور اُس

روحانی خوشحالی

کا سامان عطا فرمائے جس سامان کے پیدا کرنے کے لئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا ہے اور جس کی طرف دنیا آج توجہ نہیں کر رہی اور اسلئے خود کو حقیقی خوشحالی سے محروم رکھے ہوئے ہے۔ آؤ دعا کر لیں۔"

اجتماعی دعا کرانے کے بعد حضور نے ایک بار پھر احباب سے فرمایا

"عید مبارک ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا چھ صد گولیاں ۲۰ روپے **ناصر دواخانہ ربوہ** فون نمبر ۶۲۴۵ گول کچہری بازار **لائل پور** فون نمبر ۲۰۵۴

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون نمبر ۶۴۵۰۰
گپنت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۰ کتب کا
مکمل سیٹ
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ -/۲۶۰ روپے
علاوہ محصول ڈاک
نوٹ: جلد پنجم تاہم اس وقت سٹاک میں ختم ہے جو دوبارہ چھپ رہی ہے طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی
ملنے کا پتہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ فون ۴۸۱

ماہنامہ الفرقان
کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک
"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے ... پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے" سالانہ چندہ صرف ۔/۷ روپے۔ (مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

ہمارے ہاں ہر قسم کا
عمارتی شیشہ
فوٹو فریمنگ اور
شیشہ قلعی
کا کام تسلی بخش اور بارعایت کیا جاتا ہے
میاں حبیب اینڈ خالد گلاس ہاؤس
لنڈا بازار چوک شہید گنج روڈ لاہور

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز نے ربوہ کے لوگوں کو ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کردی ہے احباب جماعت اسٹیٹ بنک کی اجازت ویزا۔ اندرون و بیرون ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری سہولیات ہم سے حاصل کریں فون کے ذریعہ اور خط کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولت بہم پہنچائی جا سکتی ہے۔ فون ۵۵۵
ملک عبدالحفیظ منیجر احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ دو روپے
(مینیجنگ ایڈیٹر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے (مینیجر)

یک روزہ پٹھیاں، چوزے، لیور کی خوراک، ٹیکے ملنے کا پتہ:۔
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ
یک روزہ پٹھیاں نوے فی صد چک ۳۰ روپے سینکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰ روپے سینکڑہ

بعدالت جناب چوہدری امتیاز احمد صاحب AC / کلکٹر چنیوٹ

مقدمہ: عبداللہ علی پسران دائمی وغیرہ بنام لوٹارام ولد لدھارام قوم کھتری اروڑہ سکنہ ہرسہ شیخ حال مقیم بھارت۔
دعویٰ ملک الرحمن اراضی
موضع ہرسہ شیخ

مقدمہ مندرجہ عنوان الصدر میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ فریق اول نے ان کے خلاف دعویٰ ملک الرحمن اراضی عدالت ہذا میں دائر کر رکھا ہے جس میں آئندہ تاریخ پیشی مورخہ ۱۱-۳-۱۹۷۲ مقرر ہے۔ لہٰذا وہ تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا وکالتاً حسب صورت میں بھی بروز حاضر اجلاس آ دیں۔ عدم تعمیل کی صورت میں ان کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ہمارے دستخط اور مہر عدالت جاری کیا گیا۔
مہر عدالت — دستخط حاکم

ھو الشافی
حیوانات کا مہلک **اپھارہ**
اکسیر
کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب
غیر مفید ہو تو واپسی قیمت کی رعایت۔
فی پیکٹ ایک روپیہ
درجن یا نصف درجن پر کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک (۱/۵۰) بذمہ کمپنی۔ تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۶

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

فوجی بھرتی

تاریخ	دن	مقام بھرتی	ضلع
۴-۳-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس بھیرہ	سرگودھا
۶-۳-۷۲	سوموار	" جھنگ	جھنگ
۷-۳-۷۲	منگل	" سٹی شورکوٹ	جھنگ
۸-۳-۷۲	بدھ	میونسپل کمیٹی بھیرہ	سرگودھا
۹-۳-۷۲	جمعرات	خدام الاحمدیہ ہال - ربوہ	جھنگ
۱۱-۳-۷۲	ہفتہ	سکول انگہ	سرگودھا
۱۳-۳-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس ساہی وال	سرگودھا
۱۴-۳-۷۲	منگل	سکول چک رام داس	سرگودھا
۱۵-۳-۷۲	بدھ	ڈسپنسری ہسپتال۔ کوٹ مومن	سرگودھا
۱۶-۳-۷۲	جمعرات	ریسٹ ہاؤس امین پور	جھنگ
۱۸-۳-۷۲	ہفتہ	ریسٹ ہاؤس۔ شورکوٹ روڈ	جھنگ
۲۰-۳-۷۲	پیر	ریسٹ ہاؤس پپلاں	میانوالی
۲۱-۳-۷۲	منگل	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۲۲-۳-۷۲	بدھ	ایوان محمود۔ ربوہ	جھنگ

نوٹ: امیدوار کان صاف کروا کر آئیں۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔ کم از کم معیار بھرتی:۔
قد ۵ فٹ ۴ انچ۔ وزن ۱۰۷ پونڈ۔ عمر ۱۷ سے ۲۵ سال۔ وقت بھرتی صبح ۹ بجے
تعلیم کم از کم تین جماعت
(ناظر امور عامہ)

جرمولین نئی اور پرانی خارش، داد، چنبل، کیل، چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم۔ قیمت ایک روپیہ **حمیدیہ دواخانہ** عبداللہ پور **لائل پور** فون نمبر ۶۹۰۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی خدمت کا شوق اپنے اندر پیدا کرو اور اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ

اگر تم ایسا کرو گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ظلم کبھی کسی کو عزت نہیں دے سکتا

اس لئے اگر تم اپنے اندر سے ظلم کو نکال دو اور حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ تو تمہیں کوئی خفیہ تدبیریں اور منصوبے نقصان نہیں پہنچا سکتے یہ سب جھاگ ہے اور جھاگ ہمیشہ مٹ جاتی ہے اور پانی قائم رہتا ہے ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ تم حزب اللہ بن جاؤ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی محبت نیکی، سچائی، ہمت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ دنیا کی بہتری کی کوشش میں لگ جاؤ۔ اور بنی نوع کی خدمت کا شوق اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اسلام کا کامل نمونہ بن جاؤ پھر خواہ دنیا تمہیں سانپ اور بچھو بلکہ پاخانہ اور پیشاب سے بھی بدتر سمجھے تم کامیاب ہو گے ... قرآن کریم یہی بتاتا ہے کہ تم پر ظلم کرنے والوں کو جب تک ذلیل ترین وجودوں کی شکل میں اور تم کو معزز ترین صورت میں پیش نہ کیا جائے قیامت قائم نہیں ہو گی بے شک تم مر چکے ہو گے بلکہ تم میں سے بعض کی نسلیں بھی باقی نہ ہوں گی مگر نیک نامی کے مقابلے میں نسلیں چیز ہی کیا ہیں۔ آج یہ بحث ہوتی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی اولاد تھی یا نہیں۔ لیکن کیا ان کی اولاد نہ ہونے سے یا اگر تھی تو معلوم نہ ہونے سے ان کی عزت کو کوئی نقصان پہنچا ہے ان کی زندگی میں روم کے بادشاہ کو شاید ان کا علم بھی نہ ہو مگر آج روم کی ہی حکومت نہیں بلکہ ویسی ہی بیسیوں اور حکومتیں ان کی روحانی بادشاہت کے ماتحت ہیں، اٹلی، جرمنی، فرانس، سپین، آسٹریا، ہنگری، پولینڈ، رومانیہ، بلغاریہ، اور چیکوسلاویکیہ سب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی روحانی رعایا ہیں۔ اس زمانہ میں رومی سلطنت کا ایک چپڑاسی بھی آ کر کہتا کہ چلئے آپ کو بلاتے ہیں تو آپ کی مجال نہ ہو سکتی تھی کہ انکار کریں۔ اس وقت آپ کے مخالف آپ کو دکھ دینے کے لئے مشہور کرتے تھے کہ آپ حکومت کے دشمن ہیں اور خود بادشاہ بننا چاہتے ہیں ایک دفعہ اسی سلسلہ میں آپ سے سوال کیا گیا کہ قیصر روم کو ٹیکس دینا جائز ہے سوال سے غرض تھی کہ اگر آپ کہیں گے کہ ٹیکس دینا جائز ہے تو یہودی کہہ سکیں گے کہ یہ شخص یہودیوں کا بادشاہ کس طرح ہو سکتا ہے جو روم کو ٹیکس دینا جائز قرار دیتا ہے اور اگر کہیں گے کہ ٹیکس مت دو تو حکومت کا باغی قرار پائیں گے۔ آپ نے اس سوال کا جواب ایک اور سوال سے دیا کہ روم کے سپاہی آپ لوگوں سے کیا مانگتے ہیں اس کے جواب میں سوال کرنے والوں نے کہا کہ روپیہ مانگتے ہیں۔ اس پر آپ نے کہا کہ روپیہ پر کس کی تصویر ہے۔ سوال کرنے والوں نے کہا کہ روم کے بادشاہ کی۔ اس پر آپ نے فرمایا جو چیز قیصر کی ہے وہ اسے دو۔ اور جو خدا کی ہے وہ خدا کو دو۔ (متی باب ۲۲ آیت ۲۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ میں تم سے نقد دین مانگتا ہوں ٹیکس بادشاہ کا حق ہے وہ اسے دو......

پس میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ حزب اللہ بنو۔ پھر دیکھو کس طرح اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہیں کامیاب کرتی ہے۔ اب بھی تمہیں اس کی نصرت حاصل ہے مگر پھر خصوصی اور فردی نصرت حاصل ہو گی۔"

(الفضل ۱۳ اپریل ۱۹۳۸ء)

لاہور کے احباب

لاہور کے جو احباب اپنے بچوں کے لئے میٹرک اور F.Sc. کی ٹیوشن کا خاطر خواہ انتظام کرانا چاہتے ہوں وہ خط لکھ کر ملیں۔

مبارک احمد ایم ایس سی

کمرہ نمبر ۲ ہوسٹل سنٹرل ٹریننگ کالج۔ لاہور

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(راجہ محمد حسین محلہ باب الابواب ربوہ)

جماعت احمدیہ جلنگھم (انگلستان) کی نماز عید الاضحیہ

مکرم فضل کریم صاحب لون نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضور کی دعاؤں سے جماعت احمدیہ جلنگھم نے اس دفعہ عید الاضحیہ ۲۶ جنوری بروز بدھ صبح دس بجے ایک مقامی ہال میں ادا کی۔ ڈیڑھ صد کے قریب مرد عورتیں اور بچے نماز عید میں شامل ہوئے مستورات کے لئے ہال کی سٹیج پر پردہ کا انتظام کیا گیا تھا خاکسار نے اس موقع پر الفضل میں سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ عید فرمودہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۶ء پڑھ کر سنایا حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ، جماعت کی ترقی اور پاکستان کی سلامتی کے لئے خاص طور پر دعائیں کی گئیں، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اس تقریب پر مقامی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے چائے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

تقریب رخصتانہ

۱۳ فروری بروز اتوار مکرم مسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد سابق صدر محلہ دار البرکات ربوہ کی صاحبزادی قمر النساء صاحبہ بی اے سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ۱۳ جنوری کو رانا رشید احمد صاحب (اسسٹنٹ مکینیکل انجینئر) ابن چوہدری فضل الدین صاحب ڈوگر گھنال ضلع سیالکوٹ سے پڑھا تھا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل امیر مقامی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے تشریف لا کر عزیزہ کو اپنی شفقت بھری بابرکت دعاؤں سے رخصت فرمایا۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیکنگ ۲۴ فروری۔ آج چین کے تاریخی عظیم عوامی ہال میں صدر نکسن کی چینی لیڈروں سے بات چیت کا چوتھا دور شروع ہوا۔ ملاقات سے پہلے صدر نکسن پیکنگ سے ۵۰ میل شمال مغرب میں واقع دیوار چین دیکھنے کے لئے گئے۔ اس موقعہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے صدر نکسن نے کہا کہ اب تک جو بات چیت ہوئی ہے میں اس سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ آپ نے کہا اس بات چیت کے ابتدائی نتائج کے طور پر امریکہ اور چین کے لوگ زیادہ تعداد میں ایک دوسرے کے ہاں آنے جانے لگیں گے۔

آج رات چینی حکومت کی طرف سے صدر نکسن کے اعزاز میں عشائیہ دیا جا رہا ہے۔

کراچی ۲۴ فروری۔ گورنر سندھ مسٹر ممتاز علی بھٹو نے کہا ہے کہ روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کرنے کے لئے اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مارشل لاء کے ضابطے استعمال کرنے میں بھی پس و پیش نہیں کیا جائے گا آپ نے کہا کہ اشیائے صرف کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ شکر کی قلت کو دور کرنے کے لئے بھی اقدام کئے جا رہے ہیں۔

ملتان ۲۴ فروری۔ کل ملتان کے سنٹرل جیل میں قیدیوں کی بغاوت کو فرو کرنے کے لئے جو کارروائی کی گئی تھی اس کے نتیجہ میں زخمی ہونے والوں میں سے دو آج ہسپتال میں چل بسے اس کارروائی میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد اب چھ ہو گئی ہے

گمشدہ گھڑی

ایک عدد گھڑی TISSET

۲۲ جنوری کو دارالرحمت وسطی سے اڈہ بس کی طرف جاتے ہوئے کہیں گر گئی ہے جس کسی کو ملے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(نصیر احمد معرفت شیخ خورشید احمد دفتر الفضل ربوہ)